# جس کی گفتار میں تھا نغمۂ پیکار حیات

قمر لدھیانوی

آج اس دور میں دشوار ہے تم کو جینا!
موت جس دور میں ہے سر گریباں یارو
آج اس دور میں شکوے ہیں خدا سے تم کو
جس میں شدت سے ہے احساس بہاراں یارو
تم ستم ہائے زمانہ کا گلہ کرتے ہو
جب کہ مائل بکرم وقت کا ہر لمحہ ہے
تم کو اس عہد میں حاصل ہے فقط ماتم زیست
یعنی جس عہد کا ہر سانس حسیں نغمہ ہے
تم نے دیکھا نہیں شائد وہ زیاں کار سماں
قابل دار تھے جس وقت تمام اہل وفا
جب کہ تقدیس حرم راہ میں لٹ جاتی تھی
چند قزاق بنے بیٹھے تھے جب راہ نما
تم نے دیکھے نہیں شائد وہ ستم کے منظر
جب کہ ہر لفظ پہ تعزیر تھی پابندی تھی
روشِ عام تھی گلچیں کے قصیدے لکھنا
غنچہ و گل کو مسلنا ہی چمن بندی تھی
ثبت تھی وقت کے ہونٹوں پہ جب اک مہر سکوت
کون اٹھا تھا مگر شعلۂ احساس لئے
ہاں یہی پیکر ایثار و جنوں تھا جس نے
قوم کو فکر و عمل کے نئے اسلوب دیئے
دیکھ اے گردش ایام یہی شخص ہے وہ
جس کے الفاظ میں تھے کتنے ہی پرسوز الاؤ
جس کی گفتار میں تھا نغمۂ پیکار حیات
جس کی تقریر میں تھا شعلہ و شبنم کا رچاؤ